سوال

(142) گھر میں اسٹیچو رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلامی شریعت میں اسٹیچو بنانے اور رکھنے کا کیا حکم ہے؟ میرے پاس پرانے مصری لیڈروں کے کچھ اسٹیچو ہیں۔ جنھیں میں محض آرائش وزیبائش کی خاطر گھر میں رکھتا ہوں۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ حرام ہے۔ کیا ان کا اعتراض صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی شریعت میں کسی بھی جاندار انسان ہو یا جانور کا اسٹیچو بنانا یا رکھنا حرام ہے اس کی حرمت اس وقت اور بھی شدید ہو جاتی ہے جب یہ اسٹیچو کسی صاحب حیثیت و مرتبت شخصیت کا ہو۔جیسے ہندو اپنا معبود تصور کرتے ہیں ایسے موقع پر یہ حرمت بڑھ کر شرک اور کفر تک پہنچ جاتی ہے۔

اسلام توحید کی تعلیم دیتا ہے اور ہر اس ذریعے کا سد باب کرتا ہے جہاں سے شرک یا کفر کا احتمال ہو۔ اسٹیچو کی حرمت میں یہی حکمت پوشیدہ ہے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ دور جدید میں اسٹیچو پوجنے کے لیے نہیں رکھے جاتے۔ یہ اس دور میں ہوتا تھا جب بتوں کا دور تھا۔ جدید دور میں انہیں گھر میں ڈیکوریشن کی خاطر رکھا جاتا ہے۔ تو میں کہوں گا کہ زمانہ چاہے کوئی سا بھی ہو ہر زمانے میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی اور ہوتی ہے۔ آج بھی یورپ اور امریکا کی سرزمین پر ایسے لوگ آباد ہیں جو خرافات پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا عقیدہ اتنا کمزور ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی باطل اور خرافات کو آسانی سے قبول کرلیتے ہیں۔ ہندوستان میں گائے کی پوجا ہوتی ہے اور اس کے اسٹیچو بنائے جاتے ہیں الغرض ہر دور میں اسٹیچو کے ذریعے شرک کے پھیلنے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ امکان پہلے بھی تھا اور آج بھی بدستور قائم ہے۔

اسلامی شریعت نے اسٹیچو میں صرف ان اسٹیچوؤں کو جائز قرار دیا ہے جو بچوں کے کھیلنے کے لیے کھلونے کے طور بنائے جاتے ہیں مثلاً گڑیا یا روبوٹ وغیرہ کھلونے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے ان کا استعمال اسلام کی نظر میں حرام ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:364

محدث فتویٰ